خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 42

Track 1

Time 01:01:09

'' ۱۔کائنات کی بنیاد اللہ کا ذہن''

... اعوذ باللہ

...بسم اللہ

...الحمد للہ رب العالمین

...بسم اللہ

...تلاوت سورۂ اخلاص

معزیز خواتین وحضرات ،محترم بزرگوں ،دوستوں،پیارے بچوں اور بچیوں میں
مرکزی مراقبہ ہال کراچی پاکستان سے آپ سب حضرات سے مخاطب ہیمیری
طرف سے آپ سب کواسلام وعلیکم ...حاضرین مجلس آج کی اس تقریب میجو
تقریب حضور قلندر بابا اولیاء کے عرس کے سلسلے میں منقید کی گئی ہے آپ
سب حضرات خلوص ونیت سے رسول اللہﷺکی محبت میں اور اللہ کے ولی
حضور قلند ر بابا اولیائکو اخرج عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہو ئے ہیں۔میری
دعا ہے اللہ تعالیٰ اس حاضری کو قبول فرمائے اور ہمیں دین دنیا کی تمام
نعمتیں عطا فرمائے حاضرین مجلس ابھی میں نے آپ حضرات کے سامنے سورۂ
اخلاص کی تلاوت کی ہے قرآن پاک میںیہ سورت اتنی مبارک سورت ہے کہ فرمایا
گیا ہے کپ اگر اس سورت کو تین دفعہ پڑھ لیا جائے تو ایک قرآن کے برابر ثواب
ملتا ہے ۔اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا تعارف کر ایا ہے ۔اس کا
ترجمہ بہت آسان ہے اور یہ سورت تقریبا ہر مسلمان مر د عورت کو یاد ہوتی
ہے ۔اس کا ترجمہ یہ ہے قل واللہ احد...اے پیغمبر ؐ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے
کہ اللہ ایک ہے ۔اللہ صمد ...اللہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں
ہے لم یلد ... نہ اللہ کسی کا بیٹا ہے اوار نہ اللہ کسی کا باپ ہے ۔جیسے دنیا
میں باپ اور بیٹے ہو تے ہیں ولم یاقل اللہ کفون احد...اور اللہ کا کوئی خاندان
نہیں ہے۔اس سورت میں پانچ باتیں بیان کی گئیں ہیں ۔پہلی بات یہ ہے کہ اللہ
ایک ہے ۔دوسری بات ہے کہ اللہ محتاج نہیں ہے کسی چیز کا تیسری بات یہ وہ
کسی کا بیٹا نہیں ہے اور چوتھی بات یہ وہ کسی کا باپ نہیں ہے اور پانچویں
بات یہ ہے کہ اس کی کوئی برادری ،کنبہ،خاندان نہیں ہے ۔ جیسے مخلوق کا ہو

تا ہے وہ ا س سے معاورا ہے ان پانچ باتوں پر یا پانچ اوصاف پر یا پانچ رقوع پر یا
پانچ ایجنسیوں پر غور کیا جائے تو اس میں اللہ اور مخلوق کے رشتے کے بارے
میںبڑا ہی انتشاف ہو تا ہے بہت پتے کی بات معلوم ہو تی ہے ہاب ہمیں قرآن
پاک میں اللہ کی جو صفات بیان ہو ئی ہیں اس کا بحیثیت خالق اللہ کے اور
بحیثیت مخلوق بندوں کے تجزیہ کرتے ہیتا یوں کہے کہ اس کی تفصیل بیان کر تے
ہیروحانی نقطہ نظر سے اللہ ایک ہے مخلوق ایک نہیں ہو سکتی مخلوق کا
مطلب ہے یہ ہے کہ وہ کثرت ہوں ،ایک سے زیادہ ہو ں ،اربوں کھربوں سنکھوں
افراد پر مشتمل ہو ،لیکن اللہ ایک ہے ،یعنی مخلوق کسی بھی طرح اللہ کی
صفت حادیت میںشامل نہیں ہو سکتی مخلوق ہمیشہ کثرت ہی رہے گی ،جب
کہ اللہ ہمیشہ واحدت ہے توحید ہے یکتہ ہے اور ایک ہے ،دوسری بات یہ ہے کہ
اللہ صمد اللہ کسی بھی شئے کا محتاج نہیں ہے اللہ کو کسی بھی چیز کی
ضرورت نہیں ہے اور اللہ ہر قسم کی احتیاط سے معاورا ہے ،جبکہ ہم مخلوق
کے بارے میں تفکر کرتے ہیں ،مخلوق کے بارے میں سوچتے ہیں ،توہمیں یہ نظر
آتا ہے مخلوق محتاجی کے علاوہ کچھ کو ئی مخلوق ماں باپ کے علاوہ پیدانہیں
ہو تی،کو ئی مخلوق ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہتی، کو ئی مخلوق پانی کے
بغیرقائم نہیں رہ سکتی،، کو ئی مخلوق وسائل کے بغیرنہیں رہ سکتی،مخلوق کے
لئے ضرورہے کہ زمین ہو ،زمین کے اندر کھیتی ہو باڑی ہو پھل فروٹ ہو ،،زمین
کے اندر پہاڑ ہو ،زمین کے اندر لوہا ہو ،زمین کے اندر ہر قسم کی وہ ضروریات
ہو جب ضروریات کی مخلوق محتاج ہے،مخلوق چاند کی بھی محتاج ہے ،مخلوق
دھوپ کی بھی محتاج ہے ،مخلوق سورج کی بھی محتاج ہے،مخلوق کے اندر وہ
خون دوڑ رہا ہے جس خون کو آکسیجن رواں دواں رکھے ہو ئے مخلوق اس کا
بھی محتاج ہے ، ہائیدرجن ہو جائے جب آدمی مر جائے گا خون زیادہ گاڑھا ہو
جائے جب بھی آدمی مر جائے گا ،دماغ کی رگ پھڑ جائے گی آدمی مر جائے گا ،بلیڈ
پریشر اتنی ہائی ہو جائے گا تو ہو سکتا ہے آدمی ایک سیکنڈ بھی زندہ نہ رہے ،
آکسیجن خاتم ہو جائے مخلوق بھی ختم ہوجائے گی ،ماں باپ کا سلسلہ ختم ہو
جائے ماں باپ کی پیدائش ہی ختم ہو جائے گی تو جتناآپ مخلوق کے بارے میں
تفکر کریں گے سوچ و چار کریں گے اتنا ہی آپ کے اوپر ہو تا ہوا عظیم ہوتا چلا
جائے گا ،اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ مخلوق وسائل کی محتاج ہے اور وسائل کے بغیر
وہ زندہ نہیں رہہ سکتی بلکہ ساتھ ساتھ یہ بھی ہے وسائل پیدا کرنے والی کو
ئی ہستی ہے تو وسائل بنے گے نہ اب زمین اللہ نے بنائی ،پانی اللہ نے
بنایا ،آکسیجن اللہ نے بنائی ،دھوپ اللہ نے بنا ئی زمین کے اندر نشوونما دینے کی
صلاحیت اور قوت ہے وہ اللہ نے بنائی زمین کے اوپر جو کچھ ہو رہا ہے
مثلاگیہوں ہماری غذا ہے ،چاول ہماری غذا ہے ،دالیہماری غذا ہے آپ یہ دیکھئے
اگر اللہ تعالیٰ کسی بھی زمانے میں لاکھوں کروڑوں سال پہلے دال کا دانا پیدا نہ
کرتے ،زمین کا بیج پیدا نہ کرتے کسی پھل کا

درخت نہ اگاتے تو نہ ہم پھل کھا سکتے تھے نہ ہم گندم سے روٹی کھا تے اور نہ
ہی ہم زندہ رہ سکتے تھے ۔جب کہ اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہے ۔
مخلوق کی تیسری مجبوری یہ ہے لازم وہ کسی کا بیٹا یا بیٹی ہو تی ہے ۔آدم
سے لیکر اب تک ساڑھے تین ارب سال زمین کی عمر بتاتے ہیسائنس لوگ عمر
جتنی بھی ہوں لیکن سائنسدانوں کا یہ قول تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیا جائے
تو یہ بات ہمارے سامنے آئی ساڑھے تین ارب سال میں زمین کے اوپر جتنے بھی
انسان پیدا ہو ئے وہ کسی کے بیٹے ہوئے یا کسی کی بیٹی ہو ئے ۔اسی صورت
سے جب ا نسان کسی کا بیٹا ہے اور بیٹی تو کسی کی باپ بن جاتا ہے کسی کی
ماں بن جاتی ہے تو اب انسان کی ایک مجبوری یہ ہے کہ وہ باپ اور بیٹا دونوں
اس کو بننا ہے ۔پانچویں ایجنسی یہ ہے کہ انسان بغیر خاندا ن اور برادری کے
نہیں رہتا ۔اب دیکھئے بندروں کا ایک خاندان ہے ،طوطوں کا ایک خاندان
ہے ،بکری بھیڑ کا ایک خاندان ہے ، گائے بھنس کا ایک خاندان ہے ، ،ہاتھی چوہے
کا ایک خاندان ہے ،اسی طرح انسانوں کا بھی ایک خاندان ہے ، ،چیونٹوں کا ایک
خاندان ہے ، ،شہد کی مکھیوںکا ایک الگ خاندان ہے ،تو اب یہ مخلوق جو ہے
خاندان کے بغیر اس کا کوئی تصور ہی نہیں ہو تا مخلوق کا خاندان ہو
گا ،مخلوق ہو گی اور مخلوق ہو گی توخاندان بھی ہو گا ۔تو ا ب آپ دیکھئے ہم
نے آپ کے سامنے جو قرآن پاک کی روحانی تشریح کی ہے سورہ اخلاص کی وہ یہ
ہے کہ ا للہ تعالیٰ نے اپنی پانچ صفات بیان فرمائی ہیںاور وہ پانچ صفات ایسی
ہیں اگر ہم تلاش کر یں تو پانچ میں سے چار صفات تو ایسی ہیںکہ ہم کسی
بھی طرح اللہ سے رشتہ قائم نہیں کر سکتے مثلاً ہم بحیثیت انسا ن کے کثرت
نہیں ہو سکتے یعنی ہم بحیثیت انسا ن کے کثرت سے باہر نہیں نکل سکتے ۔ہم
محتاج جو ہیں وہ محتاجی ختم نہیں کر سکتے ۔ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم
کسی کابیٹا ہو یا بیٹی ہو ں ہم باپ ہو اورہمارے لئے ضروری ہے بحیثیت مخلوق
کا کوئی خاندان ہو ۔اب ان پانچ صفات میں سے ایک صفت کا اللہ تعالیٰ ذکر
فرماتے ہیں کہ اللہ بے نیاز ہے ۔اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے ۔منشاء یہ
ہے کہ اگر کوئی انسان اپنی تمام ضروریات کو احتیاج کاکفیل اللہ کو سمجھ لے
تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لیتا
ہے ۔اور یہ باقی کو ئی ایسی بات بھی نہیں سامنے کی بات ہے کہ انسان جو
بھی کچھ استعمال کر تا ہے ۔کھا تا ہے پیتا ہے سوتا ہے جاگتا ہے اس میں
دوروبت اللہ ہی طرف سے اس کو وسائل فراہم کئے گئے نیند بھی اللہ ہی کی
طرف سے ہے نیند کے بعد بیدار ہو نا وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے ۔اللہ تعالیٰ
رات نہ بناتے ہیں دن نہ بناتے ہیں تو نینداور بیداری کا تصور ہی ختم ہو جاتا ہے
کھانا پینا بھی اللہ کی طرف سے ہے ۔اللہ تعالیٰ اگر بھوک نہ لگاتے تو آدمی کھا نا
نہیں کھا سکتا تھاا اللہ تعالیٰ اگر گندم پیدا نہیں کر تے تو آدمی کو بھوک نہیں لگ
سکتی تھی ۔اگر آدمی کو پیاس نہ لگتی تو آدمی پانی نہیں پی سکتا تھا ۔اللہ
تعالیٰ پانی کی تخلیق نہ کرتے انسان کو پیاس ہی نہ لگتی تو یہ اب بہت غورو

طلب بات ہے اس پر توجہ فرمائیںآپ سب حضرات کہ اللہ تعالیٰ کے سورہ
اخلاص میں بیان کردہ پانچ صفت ایک صفت کہ اللہ بے نیاز ہے انسان اللہ تعالیٰ
کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ سکتا ہے وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان دروبست
اپنا تعلق اسطرح قائم کر لے اپنی ضروریات کا کفیل اللہ کو تسلیم کر ے اور جب
یہ صورت وقع ہو جاتی ہے تو ا س کا شمار اولیا ء اللہ میں ہو نے لگتا ہے اور
ایسا بندہ اللہ کی صفت میں جاکر کھڑا ہو جاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں
فرمایا ہے ورسیقون ...کہ جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی مل
جاتی ہے وہ لوگ انبیاء اکرام علیہم السلام اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی طرزفکر کو اپنا کر ثابت قدمی کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیںانہوں ایک ایسا علم حاصل
ہو جاتا ہے وہ علم میں یقین رکھتے ہیں اتنا ان کو استقام حاصل ہو جاتا
ہے ۔یقین ان کا اتنا مضبوط ہو جاتا ہے کہ یاقلونا...وہ کہتے ہیںامنا بیہ ہم اس
بات پر یقین لائے قلومن رب ...کہ کائنات میں،زمین میں آسمان میں جو کچھ ہو
رہا ہے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہو رہا ہے۔اللہ کا حکم جاری وساری ہے ۔
اللہ نے کن کہا کائنات بن گئی جب تک اللہ نے کن نہیں کہا کائنات بنی ہی نہیں
اناما امروح ...کن فیکون ...سورہ یسین کی یہ آیت ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں
جب اس نے اردہ کیا کائنات بنانے کا تو کہا'' کن ہو جا'' تو کائنات تخلیق ہو گئی
تو کائنات کی جو بنیاد ہے وہ اصل میں کن ہے ۔اللہ نے کہا ہو جا کائنات بن گئی
تواب ہو جا کیا چیز ہو جا یعنی اللہ تعالیٰ کے ذہن میں مخلوق اور مخلوق سے
بھری ہوئی پوری کائنات اللہ تعالیٰ کے ذہن میں پہلے سے موجود تھی اس موجود
کائنات میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہو جا جس طریقے سے کائنات کا پروگرام تھااس
طریقے سے کائنات تخلیق ہو گئی ۔کائنات بن گئی اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ
کائنات کی بنیاد کائنات کی ویصال اللہ تعالیٰ کا ذہن ہے یعنی کن کہنے سے پہلے
اللہ تعالیٰ کے ذہن میں یہ بات موجودتھی اور جب اللہ تعالیٰ نے کن کہا اللہ
تعالیٰ کی ذہن سے نکل کر وہ کائنات جو ہے تخلیق ہو گئی اس کا مشاہدہ
ہے ۔تو ہم یوں کہے گے کہ کائنات کن سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجود
تھی اور کن کہنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجود ہے ۔تو جو اللہ
تعالیٰ کے ذہن میں کن سے پہلے بھی موجود تھی کن کے بعد بھی موجود ہے تواب
اس کے علاوہ کو ئی بات نہیں کہی جاسکتی کائنات اللہ تعالیٰ کے ذہن کے علاوہ
کچھ نہیں جب کائنات اللہ تعالیٰ کے ذہن کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو ظاہر ہے
کائنات اللہ تعالیٰ سے اس طرح ہم رشتہ ہے کہ کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم کے
تحت نہ حرکت کر سکتی ہے ،نہ ہل سکتی ہے،نہ بند سکتی ہے ،نہ ٹوٹ سکتی
ہے ،نہ حیات اللہ تعالیٰ سے باہر ہے ،نہ موت اللہ تعالیٰ سے باہر ہے اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں زندگی کا بھی میں مالک ہوں ،موت کا بھی مالک ہوں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں نظر میری نظر سے تم دیکھتے ہو ،میری سمات سے تم سنتے
ہو ،میننے تمہیں قوت گویائی دی میری قوت گویائی سے تم بولتے ہو،میں نے فہم

و ادراک دیا تم میرے فہم وادراک سے میری عقل سے سوچتے ہو ،میں نے ماں کے
پیٹ میں ایک تصویر تمہاری بنائی اس تصویر کو الٹ پلٹ کر کے نشوونما دی
نشوونما دینے کے بعد اس کے اندر روح ڈال لی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں ھوالذی یصوروکم …دیکھو وہ تمہارا اللہ کتنا خوبصورت ہے ،کتنا
صاحب جلال، کتنا صاحب عظمت ،کتنا صاحب قدرت ہے کہ اس نے ماں کے پیٹ
میں طرح طرح کی تصوریں بنا دیں ۔ابھی اس وقت دنیا میں چھ ارب کی آبادی
بتائی جاتی ہے کہ دنیا میں چھ ارب آدمی موجود ہے غور فرمائیے کہ چھ ارب
انسان ایک ہی طرح پیدا ہو ئے ۔چھ ارب انسان ماں کے پیٹ میں نشوونما پاکر
اس دنیا میں آئے لیکن چھ ارب انسان اس لے باوجود ہر انسان کا باپ بھی ایک
ہے ماں بھی ایک ہے لیکن چھ ارب انسان کی صورتیں بھی الگ ہے ۔چھ ارب
انسان کی ہاتھ کے نقوش الگ ہیں ،چھ ارب انسان کے قد بھی الگ ہیں چھ ارب
انسانوں کی جسمانی ساخت بھی الگ ہے ،کیسا اللہ ہے والذی یصوروکم …کیسا
اللہ ہے کیسی تصویر بناکر بھیجی طرح طرح کی تصویر اب کیسی عجیب بات ہے
کہ پیدائش کا پروسیز ایک ہے نقطہ ایک ہے ماں باپ مرد اور عورت ہیں،پیٹ
ایک ہے ،کھا نا پینا ماں باپ کا ایک ہے ،پانی سب ایک پیتے ہیں ،ہوا ایک
ہے ،سورج ایک ہے چاند ایک ہے ،روشنی ایک ہے ،ماں کے تصورات اور خیالات
تقریباً ایک ہے۔لیکن اس کے باوجود جو چھ ارب آبادی جو ماں باپ سے پیدا ہو تی
ہے سب کے نقوش الگ ہو جاتے ہیں۔سب کی سوچ الگ ہے سب کی طرز فکر
الگ ہے ۔سب کی ناک الگ ہے،سب کے کان الگ ہیں،سب کی آنکھ الگ ہے انتہاء
یہ ہے کہ انگوٹھے کے نشان بھی الگ الگ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی صناعی
ہے لقد خلقنا انسان …تقویم …اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ کتنا بڑا خالق ہے اس
نے انسان کو بہترین تخلیق کے ساتھ زمین پر بھیج دیا اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ یہ
بھی فرماتے ہیں ثم رددنہ اسفل سافلین…انسان پرستی میں ذلت میں مسکرت
میاور اسفل سافلین میپڑا ہوا ہے ۔اب یہ بھی بہت غور طلب نقطہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ کی بہترین صناعی یعنی کائنات میں انسان سب سے زیادہ خوبصورت اللہ
کی صناعی ہے لیکن وہ اسفل سافلین میں پڑا ہواہے ۔اسفل سافلین کا مطلب
یہ ہے کہ انسانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس صناعی کواس طرح سمجھاکہ انسان کے
اندر دل ہے، پھیپھڑے ہیں،ا نسان کے اندر قصبیاں ہیں ،انسان کے اندر معدہ
ہے،تیلی ہے ،گردے ہے ،پتہ ہے وغیرہ وغیرہ لیکن انسان نے یہ نہیں سوچا کہ
جس ہستی نے انسان کو بنایا وہو ہستی کیا ہے وہ ہستی کتنی خوبصورت
ہوگی ۔اب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے انسا ن کو دماغ دیا تو بتایا جاتا ہے کہ دو کھرب
سیل دماغ کے اندر کام کر تے ہیں اب دو کھرب کے تحت ٹشوز کام کر رہے
ہیباڈی میں تو اس کا بھی اگر سیل سمجھ لیا جائے تو بارہ کھرب ٹشوز یا سیل
انسان کے اندر موجود ہو تے ہیں۔اب بارہ کھرب سیل کے بارے میں اب تک دماغی
صلاحیت کے اعتبار سے جتنی انسان نے ترقی کی ہے وہ پانچوی صدی سے نازل
ہو ئی ہے یعنی انسان کا ۹۵فیصد جو دماغ ہے وہ سورہا ہے یا رکا ہوا ہے جس

سے ابھی تک کام نہیں لیا گیا لیکن جب ہم پیغمبران الصلوٰۃ والسلام کی طرف
توجہ کرتے ہیان کی تعلیمات پر غور کر تے ہیں قرآن پاک پڑھتے ہیں ہقرآن پاک
سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہاں ہمیں اس بات کا انتشاب ہو تا ہے یہ
حقیقت ہمارے سامنے کھل کر آجاتی ہے کہ رسول اللہﷺ کے دماغ مبارک میں جتنے
سیل ہیں وہ پورے کے پورے چارج ہیں وہ پورے کے پورے کھلے ہو ئے ہیں اور یہ
سیل کا کھولنا میلاد شریف کا واقعہ آپ پڑھیں تو میلاد شریف میں رسول اللہﷺ
کہاں تک سفر کرائے۔اللہ تعالیٰ سے باتیں کرآئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا وکان...کہ
میرا بندہ کا دو کمانوں کے درمیان فاصلہ رہے گیا یا اس سے بھی کم ...عربی آیت
...وہاں اپنے بندے سے رازو نیاز کیا اپنے بندے کو اپنے خلوص بتائے...عربی آیت...اللہ
تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺنے جو کچھ دیکھا
وہ خواب خیال کی بات نہیں ہے ...عربی آیت...جو کچھ دیکھا جو بھی ہے اللہم
کی طرف سے رسول اللہﷺ کے سیل دماغی اعتبار سے جیسے سائنٹس کہتے ہیوہ
بہت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے سارے سمندر روشنائی بن
جائیں ،تمہارے سارے درخت قلم بن جائیںاور سمند ر کی روشنائی بھی ختم ہو
جائے گیساسارا پانی ختم ہو جائے گا پورے درخت ہیں ان کے قلم بھی ختم ہو
جائیں گے لیکن اللہ کی باتیں پھر بھی باقی رہے گیں ہیعنی اللہ کی باتوں کو ہم
موجودہ سائنس نقطہ نظر سے اللہ کی ایک بات کو ایک سیل کہہ لیں تو اس کی
کوئی تعداد ایسی نہیں ہے کسی کمپیوٹر کے ذریعہ یا کسی بھی ذریعہ سے آپ
اس کو شمار کر سکیں اس لئے کہ آپ دیکھئے ایک بڑا درخت لے لیں اور اس کا
قلم بنائے تو ایک درخت میں کم ازکم پچاس لاکھ قلم بنے گئے ہیں بہت بڑے درخت
جو ہیں بڑے بڑے تو ا ب کتنے درخت ہیں یہاں زمین پر تو درختوں کا کو ئی شمار
قطارہی نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جتنے درخت ہیں،درخت کے تنے
ہیں ،درخت پرشاخیں ہیں ،درخت کی جڑیں ہیں ان سب کو قلم بنا لیں زمین پر
اورجتنے سمندر ہیں ان سارے سمندوں کو ئی ایسی ترکیب دو کہ روشنائی بنا کر
دوات میلے لیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سمندر بھی ختم ہو جائیں گے ۔
درخت بھی سارے ختم ہو جائیں گے ختم ہو نے کا کیا مطلب ہے کہ آپ نے ایک
قلم بنایا اس سے لکھا پھر ہو گس گیا پھر آپ نے دوبارہ بنا یا پھر وہ گس گیا پھر
آپ نے تہ بارہ بنایا پھر وہ گس گیاَ یعنی ایک قلم آپ چار انچ کا بھی رکھ لیں تو
چار انچ قلم لکھنے سے اس کے گسنے تک اور گسنے سے دوبارہ یہی طریقہ سے
بنانے تک ایک قلم سے آپ لکھنا چاہئے اور م مسلسل لکھتے رہے چوبیس گھنٹے تو
ایک قلم پورے دن میں ختم نہیں ہو گا آپ بار بار بنانے میں پانچ چھ دن ضرور لگ
جائیں گے ہتو اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کی بات پر غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں کہ زمین پر جتنے بھی درخت ہیں ان سب کہ تم قلم بنا لو یعنی درخت کو
کاٹ کو پھر چھوٹے چھوٹے قلم بنا ئو اور سمندر کی روشنائی سے اللہ تعالیٰ کی
باتیں ،اللہ تعالیٰ کی صفات ،اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، اللہ تعالیٰ کی نشانیا ں اگر
آپ لکھنا شروع کر دیں تو درخت بھی ختم ہو جائیں گے سمندر بھی ختم ہو جائیں

گے ۔تو ا س کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیںکہ اللہ تعالیٰ اتنے عظیم
ہیں کہ ان کی صفات کا کسی بھی طرح احاطہ کر نا ممکن نہیںہے ۔ان رسول
اللہﷺ کا جب ہم ذکر کرتے ہیں تو بلا شبہ یہ ہماری بہت بڑی سعادت ہے ۔ہم
بہت زیادہ خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی امت میں
پیدا فرمایا ۔ہم جیسے بھی ہیں گنہگار ہیں ،گندگی اورتافن میںلپٹے ہو ئے ہیںہمارا
باطن اور ظاہر الگ الگ ہے۔بہت دفعہ ہم سے منافقت بھی ہو جاتی ہے ۔ہم
گناہ بھی کرتے ہیں ۔لیکن الحمد اللہ ہمیںیہ سعادت حاصل ہے کہ اللہ کے
محبوب بندے محمد رسول اللہﷺکے امتی ہیں ۔ہمیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا
شکر کرنا ہے کہ ہم محمد رسول اللہﷺکے امتی ہیں۔تو رسول اللہ ﷺ کے بارے
میںاللہ تعالیٰ فرماتے ہیںکہ الیوم اکمل ...آج کے دن میرے محبوب محمد رسول
اللہﷺ آج کے دن میں نے تمہارے اوپر دین کی تکمیل کر دی ۔جس ماحول میںاللہ
تعالیٰ کی معشیت ہو تی ہے ،جس ماحول میںاللہ تعالیٰ کی صفات ہمارے سامنے
آتی ہے ، جس ماحول میںاللہ تعالیٰ خوشنوبی ہمارے سامنے آ تی ہے،دین ایک
تبلیغ ہے جواللہ تعالیٰ م کی پسندیدہ تبلیغ ہے تو اللہ تعالیٰ رسول اللہﷺ پر
فرماتے ہیں آج کے دن میں نے تمہارے اوپر دین کی تکمیل کردی ...اور میں راضی
ہو گیا تمہارے اسلام سے اور تم سے اورایک یہ بھی فرماتے ہیں اکمتہ الیہ... اب
دیکھئے آپ غورفرمائیں ایک طرف اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیںمیری باتیں شمار نہیں
ہو تی سارے قلم درخت بن جائیںسارے سمندر روشنائی بن جائیں لیکن اللہ تعالیٰ
فرما رہے ہیںاکم متو الیہ ...کہ میں نے تمہارے اوپر اپنی تمام نعمتیں پو ری کر
دی یعنی رسول اللہﷺ اتنی قابل قدراورگرامی ہستی ہیں ایسی محترم ہستی
ہیں کہ جن کے اوپر اللہ تعالیٰ اپنی تمام نعمتیں پوری کر دی مقصد یہ ہے کہ
رسول اللہﷺ کی اگر تعریف میں کوئی آدمی تفکر کرے ان کی زندگی کو گہرائی
میں مطالعہ کرے اور اس زندگی میں جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہﷺ پر نعمتیں
نازل فرمائیں ہیں۔ان کو لکھے توبھی یہی صورت ہو گی سارے سمندر ختم ہو
جائیں گے اور سارے درخت ختم ہو جائیں گے ۔اور رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا
احاطہ ممکن نہیں ہے ۔اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اکم متو الیہ...کہ میرے
علاوی تو وکرامات جو ہیں جتنے بھی تھے میں نے آپ کو دے دئیے ۔اب ہم رسول
اللہ ﷺ کے امتی ہیں لہذا جب ہمیں رسول اللہﷺ کی نسبت حاصل ہوئی تو
قدرتی طور پر ہمیں بھی ایک عظیم صلاحیت منتقل ہو ئی ۔جس صلاحیت کی
بنیاد پر ہم اللہ تعالیٰ کے نعمتوںکو زیادہ سے زیادہ، زیادہ سے زیادہ دیکھ سکتے
ہیں سمجھ سکتے ہیںان نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو بحیثیت مسلمان کے
اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رسول اللہﷺ پر کیوں کہ نعمتیں پوری ہو چکی
ہیں اب جو بندہ بھی رسول اللہﷺ کی تعلیمات پر عمل کرے گا اس بندے کو اللہ
تعالیٰ کی نعمتیں منتقل ہو جائیں گیں ۔لیکن یہ کب ہو گی جب انسان رسول
اللہﷺ کی طرف اللہ سے ہم رشتہ ہو گا ۔رسول اللہﷺ کی طرح اللہ سے اس
کی دوستی ہوگی ۔ رسول اللہﷺ کی طرح بندہ اللہ سے محبت محبت کر ے گا ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لا یحب لهم ...کہ جو بندے اللہ سے اللہ کے رسول سے
محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کئی زیادہ ان بندوںسے محبت کر تا ہے جتنا بندے
رسول اللہﷺ سے محبت کر تے ہیں ۔اب اس امید کے بعد آپ یہ غور فرمائیں کہ
انسان اور اللہ تعالیٰ کی جو قربت ہے انسان کا اور اللہ تعالیٰ کا جو رشتہ ہے
اس رشتے جو تلاش کر نا انتہائی درجے آسان ہے ۔اور وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے جو
اپنی پانچ صفات بیان کی ہیں ۔کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اللہ تعالیٰ دو نہیں ہے تین
نہیں ہے ہزار نہیں ہے کروڑ نہیں ہے بس اللہ ہے ۔اللہ کا کوئی بیٹا نہیں ہے
اللہ کسی کے بیٹے نہیں ہیں ۔اللہ کا کوئی خاندان نہیں ہے اب یہ چار جو
ایجنسیاں ہیں کہ اللہ ایک ہے مخلوق کبھی ایک نہیں ہو سکتی ۔اللہ کسی کا
بیٹا نہیمخلوق کی مجبوری ہے مخلوق کسی کا بیٹا ہو،للہ کوئی باپ نہیمخلوق
کی مجبوری ہے کہ اس کا باپ ہونا ضروری ہے بغیر باپ کے مخلوق ہو تی ہی
نہیںہے ۔اللہ کوئی خاندان نہیںہے مخلوق کے لئے یہ بھی ضروری ہے اس کا کوئی
خاندان ہو ۔ وقبیلہ ... اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہم نے قبیلے بنائے اور یہ قبیلے ان کی
پہچان کا ذریعہ ہے ۔اب ایک اللہ تعالیٰ کی صفت رہ گئی اللہ کسی کا محتاج
نہیں ہے انسان اگر اپنی تمام احتیجاج چھوڑ کر مخلوق سے توقع قائم نہ کرے اور
صرف اللہ سے تو قعات قائم کرے تو اس کا براہ راست اللہ کے سات ایک تعلق
قائم ہوجاتا ہے ۔حضور قلندر بابا اولیائؒ جن کا عرس ہے آپ حضرات اس تقریب
میں شریک ہو ئے ہیں اتو انہوں نیایک دفعہ مجھ سے فرمایا یہ مخلوق عجیب ہے
،انسان عجیب ہے اپنے جیسے مجبور لوگوں سے توقعات قائم کرتا ہے جبکہ اللہ
تعالیٰ کی ذات ایسی ذات اقدس ہے مکرم ہے اللہ تعالیٰ سے روزانہ آپ ایک لاکھ
خواہشات کریں اللہ تعالیٰ سے ایک لاکھ روزانہ توقع قائم کریںتو اللہ تعالیٰ کے
لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے کہ وہ آپ کی ایک لاکھ توقع کو پورا کر دے ۔لیکن
آپ خود غور کریںآپ کی ماں ،آپ کا باپ ،آپ کا بھائی ،آپ کا شوہر ،آپ کی بیوی
،آپ کی بہن آپ کتنی توقع کو پوری کرسکتے ہیں ۔اگربچے آپ سے دن میں دس
دفعہ ٹوفی کے لئے پیسے مانگے تو آپ ناراض ہو جاتے ہیاس کوڈانڈ دیتے ہیں کیا
تم نے یہ لگا ر ہ کھی ہے ابھی آکر کھڑے ہوے جاتے ہوایک ڈالر دو مجھے ٹوفی
لینی ہے ایک ڈالر دو مجھے ٹوفی دینی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل
کام نہیںہے آپ ایک لاکھ خواہشات اللہ تعالیٰ سے کریں ایک لاکھ توقعّ آپ اللہ
تعالیٰ سے قائم کیجئے اللہ تعالیٰ پوری کر دیتا ہے پوری کر دیتا ہے نہیں پوری کر
رہا ہے بھئی ...آپ دیکھئے آکسیجن سانس کے ذریعے اندر جاتی ہے وہا ں جاکر
کاربن ڈائی آکسائیڈ بن جاتی ہے لیکن کیا انسان تھوڑی زندگی میں روز روز
سانس نہیں لے لیتا وہ تو یہ کرروڑ دو کروڑ سانس جو انسان نے لئے ہیں اور
اسانس کے ذریعے جو آکسیجن جاری ہے ا س کو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ
تعالیٰ ہمیں زندہ رہنے کی جو توقع ہے وہ اللہ تعالیٰ پوری کر رہا ہے ہمیں
پیاس لگتی ہے اگر پانی نہ ہو تو ہماری تو ساری اندر کی مشن جل جائے گی آگ
لگ جائے گی ہڈی ہائیڈرشن ہو جائے گا بلیڈ پریشرہو جائے گا ہخون خول جائے گا

جسم کے اندر اللہ تعالیٰ مسلسل پانی بنا رہے ہیں ہمیں پتا نہیں ہیں پانی کس
طرح بن رہا ہے کہاں سے کبھی بارش میں پانی آجاتا ہے ۔کبھی زمین کے اندر
سے پانی آجاتا ہے ۔کبھی برف پگھل کر پانی بن جاتا ہے۔تو ا س کو ہم یہ نہیں
کہہ سکتے کہ انسان کی ایک کروڑ مرتبہ کی یہ خواہش کہ میں پانی پیوں اللہ
تعالیٰ ہمہ وقت رکھے ۔ایسی صورت سے کھانا ہے بھوک لگتی ہے ۔میںاللہ تعالیٰ
نے ہم سے پوچھے بغیر کتنی نعمتیںزمین پر پیدا کر دی پھل پیدا کر دئے،اناج پیدا کر
دئے ،گوشت پیدا کر دیا ،طرح طرح کھانے بنا دئیے تو اس کا کیا مطلب بھئی ایک
بچہ جو ۸۰ ،۹۰ یا ۱۰۰ سال تک زندہ رہتا ہے اس زندگی میں وہ جتنا بھی کچھ
کھا تا ہے اللہ تعالیٰ اگر اس کے لئے فروٹ نہ بنائے،ساری زمین سمندر ہو
جائے ،ساری زمین پتھر ہو جائے ،یا ساری زمین چلئے برف بن جائے کچھ بھی نہیں
اگے گا انسان کوکھانے کے لئے کچھ بھی نہیںملے گا ،سمندر میں چلیں جائیں وہاں
غذا کا انتظام ہے ،ریگستان میں چلیں جائیں وہاں غذا کا انتظام ہے،،ذری زمین
بچنے جائیں وہاں غذا کا انتظام ہے ،،آسمانوںمیں چلیں جائیں وہاں غذا کا انتظام
اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ وہاں سے بارش برستا ہے ۔بارش نہ برسے گی کچھ
بھی نہیں ہو گا اب اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان اگر ایک لاکھ مرتبہ کھانے
پینے سے متعلق اللہ تعالیٰ سے توقع قائم کر تا ہے تواللہ تعالیٰ وہ پوری کر تا
ہے ۔اب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے حلق بنایا ،حلق میں کھانے کی نالی بنائی ،سانس
کی نالی بنائی ،اب میں کھانا کھاتا ہوں اب وہ بجائے کھانے کی نالی کے سانس کی
نالی میں چلاجائے تو میرے زندہ رہنے کی توقع ٹوٹ جائے گی میں مر جائوں گا
لیکن اللہ تعالیٰ کا ایسا نظام ہے انسان ۸۰ ،۹۰ سال تک کھانا کھا تا رہتا ہے اور
ایسا نہیں ہو تا کہ سانس کی نالی میںلقمہ چلا جائے اور سانس کی نالی بند ہو
جائے اور آدمی کا دم گھٹ کر آدمی مر جائے ۔کیا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں
ہے ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ ہمارے کھانے پینے کی توقعات کو پورا کر تا ہے ۔اللہ
تعالیٰ ہمیں اولاد دیتا ہے کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ماں باپ میں کسی قسم کا
نقس نہیں ہو تا اولاد نہیںہو تی ڈاکٹر کہتے ہیں نقس تو کوئی نہیں ہے پتا نہیں
کیوں نہیں ہو ئی کیا یہ اولاد جو ہماری ہو تی ہے یہ ہم اللہ تعالیٰ سے توقع
قائم کر تے ہیںکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد دے یہ توقعات اللہ ہی پوری کرتا ہے
پھر یہ کیا اولاد ہماری سعادت مند اولادکواللہ تعالیٰ نے دماغ دیا اگر خدانخستہ
کسی کا بچہ دماغی طورپر ریٹئر ہوجائے ہنڈی کیمپ ہوجائے کوئی بندہ کیا کر
سکتا ہے ۔اب جتنی ہماری اولادیں ہیں صحت مند اولادیں ہیں اس میں آپ اس
کواس طرح نہیں کہہ گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ توقع پوری کی کہ اللہ
تعالیٰ نے ہمیں اولاد عطا کی ۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ توقع پوری کی کہ اللہ
تعالیٰ نے ہماری اولاد کو باصلاحیت بنایا ، اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ توقع پوری کی
کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اولاد کو اچھا ذہن اچھا دماغ دیا پھر وہ ہماری اولاد جوا
ن ہو تی ہے تو وہ جوانی آپ جوان کر دیتے ہیں ۔ماں کے پیٹ میں بچہ ہو تا ہے
ابھی دنیا میں نہیں آتااللہ تعالیٰ ماں کے سینے کو دودھ سے بھر دیتا ہے ۔بتائیے دنیا

کی کون ماں ایسی ہے جس کے اندر اتنی خواہش نہیںابھرتی کہ میرے بچے کی
نشوونما اچھی ہو میرے بچے کوفود اچھا ملے میں اپنے بچے کو دودھ پلا ئوں ۔اگر
اللہ تعالیٰ ماں کے سینے میںدودھ پیدا نہ کریتو بچے دودھ کہاںسے پئے گے اگر آپ
کہتے ہیںجی بوتل کا دودھ پی لیں گے بھئی بوتل کا دودھ پی لے گے اگر اللہ تعالیٰ
گائے بھنسوں میںدودھ پیدا نہ کرے تو آپ کی اولاد کو کیسے غذا فراہم ہو گی۔آپ
کی اولاد کیسے جوان ہو گی تو ان اس کے بارے میں ہم یہی کہے گے کہ بحیثیت
والدین کے ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ ہماری اولاد کو صیحح غذا ملے اور اسکی
صیحح نشوونما ہو ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہماری یہ توقعات پوری کر رہے
ہیں اور تا قیامت تک توقعات پووری ہو تی رہے گیں ۔تو اب اس کا نتیجہ ہوا کہ
انسان مانے یا نہ مانے ،چاہے یا نہ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے ۔اللہ تعالیٰ
بحیثیت رب کے اس کو وسائل فراہم کرتے ہیں اور انسان ان وسائل کے تحت
کسی بھی طرح نہیں رہے سکتا بس بات اتنی سی ہے کہ محتاج ہو نا اس کی
مجبوری تو ہے لیکن اسی مجبوری کو ہم مجبوری نہ سمجھیں بلکہ اپنی خوشی
سے ،اپنے ارادے سے ،اپنے عمل سے ،اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا ذہن لگا لیں ۔دنیا
سے توقعات ٹوڑ لیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ توقعات قائم
کریں ۔اس سے یہ ہو گا کہ مخلوق او ر خالق کا ایسا رشتہ جوڑ جائے گا کہ
مخلوق کسی بھی حال میں خالق کوبھولانہیں سکے گی ۔اور جب مخلوق خالق کو
نہیں بھولا سکے گی تو اللہ تعالیٰ اتنا رحیم کریم ہے ،ستار العیوب ہے ،غفار
وزنوب ہے ،لوگوں کے کام کر تے ہیں ،لوگوں کے عیب چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تو
مہربان ہے اور مہربان ہی رہے گا ۔تو آج کی اس مجلس میں حضور قلندر بابا
اولیاء کا عرس ہو رہا ہے یہ ا سلئے بزرگوں کے عرس ہو تے ہیں یہ بزرگ جو
ہیں اصل میںاللہ کے ہاتھ ہیں ،اللہ کے پیر ہیں،اللہ کی نشانیاں ہیں ،رسول
اللہﷺ کی وارث ہیں ،یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے روحانی مشن میں
رسول اللہﷺ کی ان نعمتونکو جو اللہ نے رسول اللہﷺ پر پوری فرمادی ہیں لوگوں
تک پہنچاتے ہیں۔لوگوں کو اس طرف متواجہ کرتے ہیںکہ اے انسان تیری حیثیت
اللہ کی محتاجی کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔اللہ چاہتا ہے تم پیدا ہو جائوتو پیدا ہو
گے۔اللہ چاہتا ہے تم جوان ہو جائو تو جوان ہو جائو گے۔اللہ چاہتا ہے تم روانہ
ہو جائو تو تم روانہ ہو جائو گے۔اور جب تک اللہ تمہیں اس دنیا میں زندہ رکھنا
چاہتا ہے و مستقرون الا...اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں اس دنیا سے اٹھا لینا چاہتا
ہے تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس دنیا میں نہیں رہ سکتا ۔معزیز خواتین
وحضرات میں نے آپ حضرات کے سامنے معروزات پیش کیں اللہ تعالیٰ آپ کو
خوش رکھے ۔میری دعاہے میںنے جو کچھ عرض کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول
فرمائے اور آپ کے اندر اس کو قبول کر نے کی جو صلاحیت ہے اس صلاحیت
بیداراور متحرک فرمائے ۔آج کا دن بڑا مبارک د ن ہے حضور قلندر بابا اولیائ کا
اصل تعارف یہ ہے کہ جس طرح دنیامیںبہت سارے عہدے ہو تے ہیںڈئرکٹر ،ڈپٹی
ڈئرکٹر ،شخ چلی،انڈر شخ چلی،شخ چلی یا وزیر ، وزیراعلیٰ ، وزیر اعظم اسی

طرح اللہ کا ایک نظام ہے جس کو تقریبی نظام کہاجاتا ہے وہاں وہ پورا کا پورا
سسٹم ہے اور اصل یہ ہے کہ وہاںکا عکس جو ہے وہ زمین پر قائم ہے اور اس
سلسلہ میں یہ جو تقریبی عہدے ہو تے ہیںیہ رسول اللہﷺ کے براہ راست
کہاجاتے ہیں کیونکہ اب جیسے اس کے شعبے ہیں
ابرار ،ابراق ،اخییار،اوطاق،مقیبات،مجائبہ،صاحب خدمت ،مخدوم شاہ ولادت،غورو
کتاب ولی،خطب لاکبہ،خطب ارشاد، خطب تقویم،خطب تفہیم ،خطب
تعلیم ،ادرولالہام،ابدار،لچک ابدار...الحمدا اللہ ہم حضور قلندر بابا ولیائ کی
اولاد نہایت خوش بخت ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے
فضل وکرم سے اوربحیثیت وارث رسول اللہﷺ کے قلندر بابا ا ولیائاس پر تقویم
اعتبار سے سب سے بڑے عہدے پر فائض ہیں ۔اور یہ ہماری بڑی نصیب کی بات
ہے کہ ہم نے بہت بڑے جیت علم و فاضل کی اولاد ہیں۔سلسلہ کی حیثیت سے
وہ اپنے باپ کی اولاد ہی ہو تی ہے تو ہمارے اوپر یہ فرض ہے کہ ہم اپنے باپ
کے ورثہ کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں کوشش کریں اور اس کا طریقہ
یہ ہے کہ ارکان اسلام کی پابندی کے ساتھ ساتھ نماز ،روزہ ،حج ،زکوٰۃکے ساتھ
ساتھ مراقبہ کریں، مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جو رسول اللہﷺ نے غار حرا میں
ساتھ سال تک کیا ہے ۔مراقبہ مراقبہ کا مطلب یہ ہے غوروفکر کرنا اگر ایک
آدمی یہ غوروفکر کرتا ہے جیسے مینے آپ سے عرض کیا کہ سارے سمندر
روشنائی بن جائیں سارے درخت قلم بن جائیں اب اس میں جتنے بھی گہرائی میں
تفکر ہو رہا ہے ۔یہ سب کا سب مراقبہ ہے ۔آپ چاند پر غور کریںکہ چاند کی
روشنی کہا سے آرہی ہے یہ بھی مراقبہ ہے ۔مراقبہ کا مطلب ہے غوروفکر
کرنا

concentration

کسی چیز پر

concert

کرنا جو ہے وہ مراقبہ ہے ۔تو اب یہ جو سلسلہ عالیہ عظیمیہ ہے اس میں آپ
کو بتا یا جاتا ہے کہ آپ مراقبہ کریںاور مراقبہ کے سلسلہ میںقائدہ آباد ہے الحمد
اللہ ...اللہ تعالیٰ ان کے دل کو منور کیا ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ ان کے
اوپر حضور قلندر بابا اولیائکا منشاہ ہے اللہ تعالیٰ ا ن کے دماغ کومیں روشنی بھر
دی ہیں۔آپ سب حضرات ان کے ساتھ مل کر سیدناحضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام
کے روحانی مشن کو آگے بڑھائیں اور جو بات آپ کی سمجھ میں آئے آپ کے آنے
والے بھائیوں بہنوں کو بتائیں اور جو بات سمجھ میں نہ آئے آپ اس کو دسکیشن
کر یں،بیٹھیں تقریبات کریں میلاد النبی ﷺ نہ خواتین کواکٹھا کریں ۔اپنے بھائیون کو
اکٹھا کریںاور وہاں حضور ﷺکے وارث عظیم برخیاء حضور قلندر بابااولیائ کی
تعلیمات پر رتوجہ فرمائے انشا اللہ ...اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو قبول

فرمائے گا ۔اور ہمیں دین ودنیا کی بے شمار نعمتیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا ۔
ہاں بھئی ...ہیلو

اعوذ باللہ...بسم اللہ...قل یا یھل کفرون...قل واللہ احد ...بسم اللہ...قل واللہ
احد...بسم اللہ...قل واللہ احد...بسم اللہ ...قل اعوذ الرب الفلق...بسم اللہ...
قل عوذ الرب الناس...الحمد اللہ رب العالمین...بسم اللہ...انا اللہ وملائکتہ
یصلون...ولحمد اللہ رب العالمین...یا اللہ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے اس کا ثواب آقا
فیضان مدینہ خاتم النبیاء محمد رسول اللہﷺکی بارگاہ اقدس میں قبو ل فرمایا
اللہ اس کا ثوب اہل بیت،صحابۂ اکرام،خلفائے راشدین،اولیاء اللہ کی خدمت میں
اس کا ثواب ہو ۔یا اللہ ان تمام بزرگوں کے طوفیل میں ہمارے والدین کو ہمارے
عزیزاقارب جو اس دنیامیں نہیں ہیں ان کو بھی اس کا ثواب پہنچائے اور اللہ
تعالیٰ اس کی گناہونکو معاف کریںاور ا ن کی مغفرت کرے ،یا اللہ ...اس مجلس
میں جتنی بھی خواتین و حضرات اور بچے شریک ہو ئے ہیں یا اللہ ان کی شرکت
کو قبول فرما،یا اللہ...ہم نے جو کچھ سنا ہے اس پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق
عطا فرما ،یا اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی تمام توقعات صرف اور صرف آپ
کے ساتھ وابسطہ کریں اورمخلوق کو مخلوق کی طرح سمجھیں،یا اللہ ہمیں اپنے
والدین کے حقوق پورے کرنے کی توفیق عطا فرما،یا اللہ ان بڑونکوبزرگوں کو اولاد
پرچھوٹوں پر مشرک بنا نا ،یا اللہ ہمارے اولاد کو سعادت مند بنا دے ،یا اللہ
ہماری اولادکے روز گار کے جو مسائل ہیںان میں برکت عطا فرما ،یا اللہ بچوں
کی شادی کے مسائل اس میبرد پیش ہیںان میں ہمیں آسانی عطا فرما اور
ہمارے بچوں کے بچیونکے مستقبل روشن فرما،یا اللہ ہماری اولاد کو علم وہنر
سے آراستہ فرما ،یا اللہ ہمیں انسان بنا دے ،یا اللہ ہماری بہت سی صلاحیتیں
بیدار ہیں ،یا اللہ ہمیں رسول اللہﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا
فرما ،یا اللہ ہمیں اپنے حبیب محمد ﷺکی محبت و عشق عطا فرما ،یا اللہ ہر
مسلمان کو رسول اللہﷺ کی زیارت سے یا اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم وہ سارے
کام کریں جو آپ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں،یا اللہ ہمیں تمام کاموں سے محفوظ
فرما جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور شیطان خوش نہیں ہو تا ،یا اللہ
ہمیں شیطانی وسوسے سے محفوظ فرما ،اے اللہ ہمارے اندر یقین کی دنیا کو
روشن کر دے،یا اللہ ہمیں روحانی صلاحیتوں سے بیدار کرنے کی مراقبہ کرنے کی
توفیق عطا فرما، یا اللہ جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کے مسائل مشکلات درپیش
ہیں،یا اللہ اپنے حبیب محمد رسول اللہﷺ اور ان کے وارث اولیاء اللہ طوفیل سے
ہمارے لئے وسع آسان کردے ،یا اللہ جو بیروزگارہیں انہیں روزگار عطا فرما ،یا
اللہ جب بندوں کو آپ نے اپنی رحمت سے روزگار عطا فرمایا ہے جن کے پاس
کاروبار ہو یا اللہ ان کے کاروباری مشکلات دور فرما ،یا اللہ ان کے کاروبار
میںبرکت عطا فرما ،یا اللہ جس گھر میں یہ مجلس منقیدہو ئی صاحب کو اور ان
سے متعلق جتنے بھی لوگ ہیں اس مجلس میں نامی گرامی قدرتعاون کیا
ہے ،مدد کی ہے یا اللہ ان سب کے تعاون کو مددکو اپنے رسول محمد رسول

اللہ سے قبول فرما،یا اللہ ہمیں وہ زندگی عطا فرما جو آپ کو پسند ہو ،ہمیں
وہ زندگی عطا فرما جو تیرے محبوب محمد ﷺ کی ہے،یا اللہ ہمارے چھوٹے بڑے
گناہوں کو معاف فرما،یا اللہ ہمارے غلطی کو معاف فرما،یا اللہ دانستا غیر
دانستا جو بھی ہم سے خطائیںہو ئیں ہیں یا اللہ اوپر سے تقاضے بھی ہو تے ہیںیا
اللہ ہم بہت کمزور ہیں ،لاچار ہیںیا اللہ ہماری غلطیوں کو معاف فرمااور
ہماری کمزوری سامنے رکھ کر اپنی نعمت سے ہمارے اوپر نازل فرما ...اللھم
ربنا...رب جعلنی مقیم الصلاۃ...اللھم ربنا اتنا...انا اللہ وملائکتہ یصلون...حاضرین
مجلس میںطرف سے السلام وعلیکم ... اور میری دعائیں آپ سب کے حق میں
اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔آمین آپ سب حضرات سے استیدعا ہے خاص کر آپ میرے
لئے اللہ تعالیٰ کے حقوق دعا فرمائیںکہ اللہ تعالیٰ میری آخرت اچھی فرمائے اور
جس مشن کو لیکر چلا ہوںاللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا فرمائے اور مرنے کے
بعدرسول اللہ ﷺ کے دربار میںجب میری حاضری ہوتو اللہ تعالیٰ وہاں سرخرو
فرما ئے ۔آپ سب حضرات کی تشریف آوری کابہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ آپ
سب کو خوش رکھے ۔آپکا مستقبل روشن ہو ،آپ کی اولادکو صحت تندوستی
علم ہنرعطا فرمائے ، میاں بیوی میں ذہنی روانگی ہو،میاں بیوی ایک دوسرے سے
محبت کے ساتھ رہیں ۔محبت یہ ساری کائنات محبت کے علاوہ کچھ نہیں ہے،اللہ
تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب
العالمین۔اختتام

خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd 42

Track 2 and 3

Time 17:20

''۲۔شب بیداری''

''۳۔کسی سلسلے میں شمولیت کا مقصد''

جو اللہ تعالیٰ کو ان کی عظمت اور جلال کے ساتھ، بڑائی کے ساتھ، اللہ تعالیٰ
کی صفت رحیمی کے ساتھ ،صفت ربوبیت اور خالقیت کے ساتھ، پہچانے اور اللہ
تعالیٰ سے قربت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی دوستی کا شرف حاصل کر ے ۔اس
دنیا کو اور اس جیسی اربوں کھربوں سنکھوں دنیائوں کو تخلیق ہو ئے اربوں
سال گزر گئے ہیں۔دنیا کے نظام کو دیکھتے ہو ئے اللہ کی عظمت کا اللہ کی
حکمرانی کا اور اللہ کی ربوبیت کاکھلے دل سے اطراف کر نا پڑھتا ہے اس لئے کہ

کائنات کا جونظام ہے اس نظام پر کسی ہستی کا اور وہستی اللہ ہے اتنا
زبردست کنٹرول آتا ہے کہ کائناتی سسٹم میں کسی قسم کا لاکھوں کروڑوں
سال میں کوئی رکھنا در نہیں ہو آیا کوئی تبدیلی نہیں آئی کوئی ایسی بات
سامنے نہیںآئی کہ جس سے آدمی اس بات کا اندازہ کرلے کہ جس خالق اور اللہ
کا کنٹرول ہے اس کائنات پر اس کنٹرول میں کہیں لچک پیدا ہو گئی ہے ۔
سورج ،چاند ، ستارے، زمین ،پانی ،ہوا، انسانی اور دوسری مخلوقات کی ضرورت
کی کیفالت وسائل کی فراہمی پیدائش کا لا متناہی سلسلہ نوع اعتبار سے افراد
کی تخلیق اگر نوع بیل ہے تو ا سکے یہاں نو گائے پیدا ہو تی ہے ،نو ع طوطہ ہیں
تو اس کے یہاں طوطے کے علاوہ چڑیا پیدا نہیں ہو تی ہے ۔ ادھرنوع انسان ہے
تو انسان کے علاوہ کوئی اور مخلوق پیدا نہیں ہو تی ہبھوک پیاس کا نظام
دنیامیں جتنی بھی مخلوقات ہیں سب کو پیاس لگتی ہے ، سب کو بھوک لگتی ہے
،بھوک کی تشنگی اور پیاس کی تشنگی کو دور کرنے کے لئے وسائل کی تقسیم
اس بنیاد پر ہے کہ لاکھوں سال گزرنے کے بعدایسا کو ئی واقعہ پیش نہیں آتا کہ
کسی بھی نوع کو اللہ کی مخلوق کووسائل فراہم نہ ہو ئے ہوں اگر کبھی
وسائل میں کمی پیشی ہو ئی لوگوںکو پریشانی لائق ہو ئی تو وہ بھی اللہ کی
طرف سے نہیں ہو ئی بلکہ لوگوںکی بدنیاتی کی بنیاد پر ذخیرہ ہو نے کی بنیاد
پردنیا پیشی لالچ اورسمع کی بنیاد پر لوگوںکو پریشانیاں ہو ئیں ہلیکن وہ
پریشانی ہمیشہ ارضی ہی ہو ئی اللہ نے اس کا بھی انتظام کر دیا ہے کہ
مخلوق کا رزق فراہم ہو تا رہتا ہے اتنا بڑا نظام اور سسٹم ہے جس کو دیکھنے
کے بعد ا س بات کا یقین مستحکم ہو تا ہے کہ حکمراں اللہ ہے او راللہ ہی کا
سارا نظام چل رہاہے ہاللہ نے اس پوری کائنات میںاپنے لئے کچھ دوستوں کا
انتخاب کیا ہاپنی صنعت اور اپنی قرت دیکھانے کے لئے ایک گروہوں کے اندر
صلاحیتیں پیدا کیںہساری کائنات نے گروہوں کا احسن تقویم کہا بہترین صناعی
کہا اپنی اور وہ نوع انسان ہے ہاللہ تعالیٰ کے دسترخوان پر ضروریات کی
کیفالت سب ہ لئے ہے ہسب اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں ،سب اللہ کا کنبہ
ہیں،سب اللہ کی اولاد ہے ،سب اللہ کی مخلوق ہے ،لیکن اس مخلوق
میںخصوصیت انسان کو ہے ہاور اللہ تعالیٰ نے اس خصوصیت کو خود ہی انسان
کو ودیت کیا ہے خود ہی انسان کو ایسی صلاحیت پیدا کردیں ہیں کہ وہ کوشش
کر کے جدوجہد کر کے اللہ سے قربت حاصل کرسکتا ہے ہتمام سلاسل دو سو کے
قرب سلسلہ دنیا میں رائج ہیں ان سب کی تعلیمات سب کی دعوت ایک ہی ہے
کہ انسانی گروہوں کا اللہ تعالیٰ نے اپنے سے قریب ہو نے کے لئے ،اپنی دوستی کا
شرف بخشنے کے لئے جو صلاحیت عطا کی ہیں اس صلاحیت سے فائدہ اٹھایا جائے
اس صلاحیت کو بیدار اور متحرک کیا جائے ہاس صلاحیت کو بیدار اور متحرک
کرنے کے لئے سلسلوں کے ذمہ داروں نے بڑوںنے بزرگوںنے قائدہ بنائے ضابطہ بنائے
اسباق مرتب کئے اس میں سے ایک سلسلہ ہمارا آپ کا سلسلہ عظیمیہ ہے جو
حضور قلندر بابا اولیائ نے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایجازت سے ان

کی مرضی سے قائم کیا ہے اس سلسلے میں کوئی نئی بات نہیں کی گئی جو
پہلے کہاوہی حضور قلندر بابا اولیائؒ بھی فرماتے ہیکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے
کائنات کی ہر مخلوق پر شرف عطا کیا ہے اور وہ شرف کی بنیاد صرف یہ ہے
کہ ا نسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحتیں بلدیتۃ کر دی ہیکہ ان صلاحیتوں کے
استعمال کے بعد انسا ن اللہ کا دوست بن جاتا ہے یہ جتنی بھی جدوجہد ہے
کوشش ہے علوم کا سیکھانا ہے ذکر اسقار ہے ، مراقبہ جات ہے ،یہ سب
کوشش ہے جدوجہد ہے اس راستے پر چلنے کے لئے جو اس راستے پر چل کر
انسان سیدھا ہو جاتا ہے ہسلسلہ عالیہ عظیمیہ کے جتنے بھی افراد ہیں خواتین
ہیں نوجوان ہیں،بزرگ ہیں بوڑھے ہیان کے زہن مییہ بات پوری طرح راسک ہو
جانی چاہئے کہ ہم سلسلہ عالیہ عظیمیہ میاس لئے شامل ہیں کہ ہمیں اللہ
تعالیٰ کا دوست بنناہے ہسلسلہ عالیہ عظیمیہ کی بنیادی مقصد یہی ہے کہ
انسان کو وہ شرف حاصل ہو جائے جس شرف کی بنیاد پر انسان اللہ کا دوست
ہے ہاللہ کا نائب خلیفہ ہے جس شرف کی بنیاد پر نوع انسانی پر اللہ تعالیٰ نے
پیغمبروں کا انتخاب کیا ہے، جس شرف کی بنیاد پر پوری نوع انسانی پر اللہ
تعالیٰ سیدناحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا محبوب فرمایا اور اپنے محبو ب پر
اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور دین کی تکمیل فرما دی سلسلہ عالیہ عظیمیہ
کے افراد اس وجہ سے بھی نہایت خوش قسمت ہیں کہ ایک طرف و ہ آدم کی
اولاد کی حوالے سے نورع انسانی کے افراد ہیاور دوسری طرف اللہ کے بندے
محبوب خاتم النبیین محمد رسول اللہﷺ کے امتی ہیں تو جتنے بھی عظیمی بھائی
ہیں،بچے ہیں ان کے سلسلے میں داخلے کامطلب صرف اور صرف یہ ہو نا چاہئے
کہ ہمیاللہ کی دی ہو ئی صلاحیتوں کے ساتھ سا تھ حضور قلندر بابا اولیاء نے
ان صلاحیتوںکا بیدار اور متحرک کرنے کے لئے جو طریقے جو اسباق متعین فرمائے
ہیان پر ثابت قدمی کے ساتھ چل کر اللہ کی دوستی کا شرف حاصل کر نا ہے ہ
اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم جس لگن سے، جس مقصد
سے ،جس محبت سے،جس خلوص و ایثار سے اللہ کی تلاش میں اللہ کے محبو ب
محمد رسول اللہﷺ کی تلاش میاور اولیاء اللہ کی تعلیمات کی تلاش میسلسلے
میں داخل ہو ئے ہیںہاللہ تعالیٰ ہمیں ثابت قدمی کے ساتھ توفیق عطا فرمائے
کہ ہم پوری لگن کے ساتھ دنیا وی علوم کے ساتھ ساتھ والدین کے ،بچوں
کے ،پڑوسیوں کے ،حقوق پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اس طر متوجہ رہے کہ ہمارے
اندر جو روحانی صلاحیت ہے ہم انہیں بیدار کر یں گے اور ان صلاحیت کی بیداری
کے بعدہم اپنے سلسلہ عالیہ عظیمیہ حضور قلندر بابا اولیائکی خوشنوبی کے لئے
ان کے مشن کے لئے سلسلے کے افرادمقاصد پر عمل کریں گے اور انشا اللہ ہماری
منزل یہ ہے کہ ہمیہر حال میاللہ کی دوستی کا شرف حاصل کر ناہے ہاللہ
تعالیٰ ہم سب کی چھوٹی بڑی خطائیوں کو معاف فرمائے ہاللہ تعالیٰ ہمارے اندر
روحانی علوم سیکھنے کی تڑپ اور کوشش جدوجہداور جذبہ عطا فرمائے ہاللہ
تعالیٰ ہمیں حضور قلندر بابا اولیائکے بتائے ہو ئے راض مقصد فوائد پر چلنے کی

توفیق عطافرمائے ،اللہ تعالیٰ رسول ا للہﷺ کے اخلاق حسنہ کی تعمیرمیں ہمارے
اندر ہمت عطافرمائے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہﷺ کی محبت عطا
فرمائے،ہمیں اپنی ذات کا عرفان عطافرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیںاپنی دوستی کے
شرف سے مشرف فرمائے ،اللھم ربنا...رب جعلنی مقم الصراط...ربنا الغفرلی...
ربنا اتنا...ربنا اتنا...ربنا اتنا...بسم اللہ ...قل اللہ احد ...بسم اللہ ...قل اللہ احد
...بسم اللہ ...قل اللہ احد ...الحمد اللہ رب العالمین...انا اللہ وملائکتہ یصلون...
رب العالمین ...یا اللہ ہم نے ٹوٹی پھوٹی جو عبادت آج رات کی ہے یا اللہ اسکو
قبول فرما ،یا اللہ ہم نے جو کچھ پڑھا ہے درود شریف اہل اصباح کا ورد کیا ہے
ابھی سورہ فاتحہ ،سورہ اخلاص پڑھی ہے یا اللہ کا ثواب تاجدار علم دار ،خاتم
النبیاء محمد رسول اللہﷺ کی خدمت میں اقدس میں پیش ہو ۔یا اللہ اس کا
ثواب اہل بیت،صحابہ اکرام،خلفائے راشدین،اہل بیت اور تمام اولیاء
خصوصاًحضور قلندر بابا اولیاء کی روح کا اس کا ثواب پہنچے اور بزرگوں کے
طوفیل میں ہماری دنیاوی اور آخرتی زندگی کو اچھا بنا،ہماری روحانی صلاحیتوں
کا بیدار فرما،یااللہ تعالیٰ ہمیںاپنی دوستی کے شرف سے مشرف فرما،وصلی
تعلی علیٰ ...بہ رحمتی ...اختتامہ